33208 سلیمان سلیم خان

س ۱: رسول اللہ ﷺ کے الوداعی خطبہ کے تناظر میں انسانی حقوق کی وضاحت کریں۔

ج ۱- **تعارف:**

انسانی حقوق کے بارے میں اسلام کا تصور بنیادی طور پر بنی نوع انسان کے باہمی احترام، وقار اور مساوات پر مبنی ہے۔ یہی تعلیمات حضور ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں نہ صرف تلقین کیں بلکہ انکا عملی نمونہ بھی پیش کیا۔ اور یہی حقوق کا آپ ﷺ کے الوداعی خطبہ میں بھی ذکر ہے۔ آپ ﷺ کی آخری نصیحت بھی انسانی حقوق و فرائض کی ادائیگی سے متعلق تھی۔ آپ ﷺ نے جو انسانی حقوق متعارف فرمائے ان میں عالمگیریت کا عنصر نمایاں ہے۔ آپ ﷺ کے پیش کردہ انسانی حقوق جامع اور انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں۔ ان حقوق سے ہر شعبہ زندگی ہر علاقے کا انسان چاہے اس کا تعلق کسی بھی نظریے سے ہو مستفید ہو سکتا ہے۔ ان حقوق کی ادائیگی سے نہ صرف عدل و انصاف قائم ہو گا بلکہ امن کی فضا بھی میسر ہوگی۔ اسلام میں حقوق و فرائض کے حوالے سے تین دستاویزات اہم ہیں۔ میثاقِ مدینہ، اعلانِ مکہ اور خطبہ حجۃ الوداع جبکہ مغرب میں حقوق کی دستاویز "میگنا کارٹا" (Magna Carta) سے شروع ہوتی ہے جو کہ آج تک جاری ہے۔

2- **خطبہ حجۃ الوداع:**

آپ ﷺ نے ۹ ذی الحج کے موقع پر میدانِ عرفات میں جو ارشادات فرمائے وہ حجۃ الوداع یعنی الوداعی حج کے نام سے موسوم ہے۔ اس خطبہ میں آپ ﷺ

نے دین کے اہم امور بیان فرمائے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے توحید اور نبوت کی تجدید فرمائی اور اس کی گواہی بھر سے مسلمانوں سے دلوائی۔ جس کے درج ذیل چند اہم نکات بیان کیے ہیں۔

(i) مساواتِ انسانی کا تصور:

آپ نے مساوات کا عملی نمونہ بھی پیش کیا لیکن پھر آخری موقع پر اس کو دہرایا اس سے اس کی اہمیت مزید واضح ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے تم کو ایک مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم الگ الگ پہچانے جاؤ۔"

(ii) حقوق کی ادائیگی کا حکم:

آپ نے فرمایا کہ اے قریش کے لوگوں ایسا نہ ہو کہ تم قیامت کے دن آؤ اور تمہارے کاندھوں پر دوسروں کے حقوق کا بوجھ لدا ہوا ہو اور پھر تمہارے نیک اعمال تمہارے کسی کام نہ آ سکیں۔

آپ کی اس بات سے حقوق کی ادائیگی خواہ مرد ہو یا عورت کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

(iii) تعصب کا خاتمہ:

آپ نے جو تعلیمات دیں اس میں تمام تعصبات کا خاتمہ فرمایا۔

"کسی عربی کو کسی عجمی پر کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں سوائے تقویٰ کے"

(ix) **جان و مال کا تحفظ:**

آپ نے حقوق و فرائض میں معاشرے کو بانٹ دیا جس سے وہ ایک دوسرے سے محفوظ ہو گئے مزید آپ نے ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کی جان و مال کو حرام قرار دے دیا۔

آپ نے ایک مسلمان کی جان کی حرمت کو پوری انسانیت کی حرمت سے تشبیہ دیا اور دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے لینے کو حرام قرار دیا۔

(x) **خادموں کا اور غلاموں کے حقوق:**

آپ نے اپنے آخری نصیحت میں بھی غلاموں اور خادموں کو نظر انداز نہ کیا اور اپنی آخری تاکید میں بھی انکو انکے حقوق کا تحفظ فرمایا۔

آپ کے آخری الفاظ کچھ یوں تھے۔

"نماز نہ چھوڑنا اور اپنے ماتحتوں کے حقوق ادا کرنا"

(xi) **لاقانونیت کا خاتمہ:**

آپ نے دور جاہلیت میں لاقانونیت کو فخر سمجھے جانے والے عمل کا خاتمہ کیا اور اس طرح انسانی حقوق کا تحفظ فرمایا۔

(xii) **معاشی استحصال سے تحفظ کا حق:**

دور جاہلیت میں چونکہ آج بھی انسانیت کے گلے میں طوق بنی ہے سود کا خاتمہ کیا اور اس کا آغاز بھی اپنے ہی گھر سے کیا۔ اس سے معاشرے کے غریب طبقے کا استحصال رکا اور انسانی حقوق کا تحفظ فرمایا۔

CS CamScanner

(viii) **قانون کی اطاعت:**

اسلامی ریاست میں چونکہ قانون ہی اللہ تعالیٰ کے وضع کردہ ہوتے ہیں اس لیے ان سے روگردانی گناہ کے ساتھ ساتھ معاشرے میں بگاڑ کا سبب بھی بنتی ہے۔

(ix) **قرض کی وصولی کا حق:**

قرض کی ادائیگی کا لازمی قرار دیتے ہوئے آپ نے قرض دہندہ کے حقوق کا تحفظ فرمایا:

"قرض شہید کو بھی معاف نہیں"

خلاصہ بحث:

اسلام نے انسانیت کے تمام حقوق کا تحفظ کیا جو کہ آپ کی عملی زندگی میں سے بھی واضح ہے بلکہ آخری خطبہ میں بھی خصوصی طور سے آپ نے ان حقوق کو احسن طریقے سے ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ ان میں ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہیں۔ آپ نے جس تفصیل کے ساتھ تمام انسانی طبقات کے حقوق کو بیان کیا ہے اس کی مثال انسانی تاریخ میں اور کہیں نہیں ملتی۔

س ۱ (ب) حقوقِ نسواں کی موجودہ تحریکوں کے تناظر میں اسلام میں خواتین کے حقوق بیان کریں۔

ج ۱- **تعارف:**

جس طرح سب انسان ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں۔ اسی طرح سب کی ماں بھی ایک حوا ہیں۔ ایک ہی ماں باپ سے پورا کنبہ وجود میں آیا۔ عورت مرد کے مقابلے میں کوئی حقیر چیز نہیں بلکہ وہ بھی اس شرف میں برابر شریک ہے۔ جو انسان کو بحیثیت اولاد آدم حاصل ہیں۔ انسانی معاشرہ جو کہ ایک جسم کی مانند ہے اور ایک وحدت کی طرح کام کرتا ہے۔ اس میں عورت بھی ایک اہم عنصر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام اور آئین پاکستان عورتوں کو تمام بنیادی حقوق فراہم کرتا ہے۔ اور بعض جگہ تو معاشرے میں عورت خصوصی رعایت حاصل ہے جس کا تصور بھی اسلام سے قبل ناممکن تھا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام اور آئین پاکستان میں عورت کو جو حقوق دیے گئے ہیں انکو نافذ کیا جائے۔

-2 **حقوقِ نسواں کی موجودہ تحریک:**

مغرب میں:

عورتوں کی حقوق کے حوالے سے جو تحریک پیدا ہوئی تو انکا ایک خاص پس منظر تھا۔ چونکہ وہ عورتوں کو بنیادی حقوق سے بھی محروم رکھتے تھے اس لیے وہاں عورتوں نے بغاوت کر دی۔

ہندوستان میں جیسے عورت کو ستی جیسی رسم کی وجہ سے زندہ جلا دیا جاتا تھا۔ جو کہ ایک نہایت

دل خراش عمل ہے کہ کسی انسان کو اس سے زندہ رہنے کا حق
چھین لینا وہ بھی اپنے ظالمانہ طریقے سے۔ اس پہ مسلمان
معاشروں کو مغرب کی طرف نہیں بلکہ اسلامی تعلیمات
کی طرف دیکھنا چاہیے۔

حقوق نسواں کی موجودہ تحریکوں کا مقصد
بھی عورتوں کو انصاف دلانا ہے جو کہ مندرجہ ذیل مسائل
سے دوچار ہیں۔

(i) غیرت کے نام پر قتل:

یہ ایک سماجی مسئلہ ہے جس سے
مرد اور عورت دونوں ہی متاثر ہوتے ہیں۔ مگر یہ مسئلہ
براہ راست عورت سے جڑا ہے اور وہی اس کا زیادہ
شکار بھی ہوتی ہے جب وہ اپنی پسند کی شادی کا حق
طلب کرتی ہے۔

(ii) جنسی زیادتی:

یہ مسئلہ کئی شکلوں اور روپ میں ہے۔
اس میں عورت گھر سے لے کر دفاتر تک میں محفوظ نہیں
ہوتی۔ اس میں عورت کو ایک شے کی نظر سے دیکھنا شامل
ہے جس سے اپنی جنسی تسکین ممکن ہو سکے۔

(iii) ذہنی و جسمانی تشدد:

عورت کو ذہنی و جسمانی تشدد
کا نشانہ بنانا بھی ہمارے ہاں عام ہے۔ سماج سے لے کر گھروں
تک یہ عمل چلتا ہے۔

(iv) جنسی بنیاد پر ناانصافی:

عورت کو مرد کے مقابلے میں
حقیر جاننا اور اس بنیاد پر اس سے ناانصافی کرنا شامل ہے۔

CamScanner

3- عورت کے عمومی حقوق:

جدید دنیا میں عورت کی مسلسل جدوجہد کے بعد اسکو جو بھی حقوق میسر ہوئے ہیں وہ اسلام نے پہلے ہی خواتین کو دے رکھے تھے۔ اسلام مسلمان عورت کے جان مال اور عزت کے تحفظ کو یقینی بنانے کی ہر ممکن حد تک کوشش کرتا ہے۔ اس کی خلاف ورزی پر سخت وعیدیں بھی سنائی گئی جبکہ عورت کے حقوق احسن طریقے سے ادا کرنے پر کئی بشارت بھی دی گئی۔

4- تعلیم و تربیت کا حق:

اسلام علم کی اہمیت پر جب تاکید کرتا ہے تو اس میں خاص طور پر عورت کا ذکر بھی کرتا ہے۔ ارشاد رسول ﷺ ہے۔

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے"

آپ ﷺ نے بھی عورتوں کی تعلیم کا خصوصی انتظام فرمایا۔ اس کے لیے بے شمار احادیث اور ارشادات و واقعات ہیں کہ

"اگر کسی شخص کے پاس لونڈی ہو پھر وہ اسے تعلیم دے اور بہ اچھی تعلیم ہو اور اسکو اچھے آداب مجلس سکھائے اور پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اس شخص کیلئے دہرا اجر ہے"

اسلام نے گویا مرد و عورت کے درمیان امتیاز کو ختم کر دیا اور تنگ نظری کو مٹا دیا۔

6- عورت کے ازدواجی حقوق:

اسلام نے شادی میں عورت کی پسند کو ترجیح دینے کے حق مہر اور نان و نفقے کا حق بھی دیا۔ یہی نہیں بلکہ عورت کو شادی سے آزادی کا حق بھی دیا جس کو وہ خلع کے ذریعے استعمال کر سکتی ہے۔

"مرد عورتوں پر محافظ اور منتظم ہیں" (النساء)

مردوں کو عورتوں کا محافظ اور منتظم بنانے سے متعلق اسلام کا یہ فلسفہ ہے کہ وہ عورت کو باہر کی سختیوں سے بچانا چاہتا ہے اور گھر کے امور میں اسکو ایک اہم ذمہ داری یعنی اولاد کی پرورش سونپتا ہے۔

7- عورت کے سیاسی حقوق:

برطانیہ اور امریکہ نے انیسویں صدی میں عورتوں کی جدوجہد کے بعد انکے سیاسی حقوق تسلیم کیے لیکن اسلام نے یہ کام چودہ سو سال پہلے ہی انجام دے دیا۔

اس کے علاوہ عورت کو سفارتی منصب پر ذمہ داریاں انجام دینے کی اجازت دی۔ اور آج کے دور میں بے نظیر جیسی شخصیت بھی اسکی اعلیٰ مثال ہے

خلاصہ بحث:

اسلام نے عورت کو جان، مال، عزت، تعلیم و صحت اور روزگار کے حوالے سے حقوق عطا کیے۔ لیکن قابل افسوس بات یہ ہے کہ آج بھی ناانصافیاں اور سماجی

ناہمواریاں موجود ہیں۔ جن کا خاتمہ نہایت ضروری ہے.
آپؐ نے انسانی تاریخ میں نہ صرف خواتین کو بلکہ
معاشرے کے پسے ہوئے کمزور طبقات کو حقوق میسر کیے.
آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ان تعلیمات کو عام
کیا جائے اور عملاً ان کو نافذ کیا جائے.